ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری (امریکہ)

عورت اور مسجد کی امامت

(ایک نیا فتنہ)

کئی سالوں سے یہاں امریکہ کے مسلمانوں میں ایک نئی بحث نے جنم لیا ہے کہ کیا عورت مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ کیا مسجد میں خواتین و حضرات ایک ہی جگہ ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ان سوالات پر یہاں کے مذہبی و دینی حلقوں میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

لیکن اس سوال پر ایک طوفانی ہلچل مارچ ۲۰۰۵ء میں اس وقت پیدا ہوگئی جب ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی میں اسلامک اسٹیڈیز کے شعبہ کی پروفیسر ڈاکٹر امینہ ودود نے اخبارات میں یہ بیان جاری کیا کہ اسلام میں خواتین کو مسجد کے مرکزی حصہ میں مرد حضرات کے شانہ بشانہ نہ صرف نماز ادا کرنے کا حق حاصل ہے بلکہ عورت کو مساجد میں امامت کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ ڈاکٹر امینہ ودود نے مزید کہا کہ وہ خواتین کے حقِ امامت کو استعمال کریں گی۔ اور ۱۸ مارچ ۲۰۰۵ء کو نیو یارک کے قلب مین ہٹن کے ڈائننگ ہال میں جمعہ کا خطبہ دیں گی اور نماز جمعہ کی امامت کرائیں گی۔ یہ بات واضح رہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود اس سے پہلے بھی نماز جمعہ کی امامت کرانے کا اعلان کر چکی تھیں تاہم ان کو نامعلوم مقامی مسلمانوں کی جانب سے مبینہ طور پر ملنے والی دھمکیوں کے باعث اپنا پروگرام منسوخ کرنا پڑا تھا۔ تاہم اس مرتبہ معاملہ ذرا مختلف تھا۔ انہیں اس بار بعض مسلم تنظیمات کی حمایت حاصل تھی جس میں مسلم ویک اپ ڈاٹ کام نامی ایک ویب سائٹ اور اس کے ایڈیٹر احمد نست، مسلم ویمن فریڈم ٹاورز، میڈیا کوآرڈینیٹر آف مسلم وومن نامی تنظیم اور اس کی ترجمان سارہ طنطاوی، اور حال ہی میں قائم ہونے والی تنظیم پروگریسو مسلم یونین شامل ہیں۔ حفظِ ماتقدم کے طور پر اس مخلوط نماز جمعہ میں شرکت کے متمنی خواتین و حضرات نے ایک خصوصی فارم پُر کیا تھا۔ جس کی جانچ پڑتال اور تحقیقات کے بعد اس مخلوط نماز جمعہ میں شرکت کے متمنی حضرات کو ان کی شمولیت کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سارے ڈرامے کو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے بعض مسلم تنظیمات اور مسلم شخصیات کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ ان تنظیمات اور مسلم شخصیات جس میں مرد و خواتین دونوں شامل ہیں کا دعویٰ ہے کہ مسجد جو کہ مسلمانوں کا علمی، فکری، معاشرتی، سیاسی اور سب سے بڑھ کر روحانی مرکز ہے اس پر مرد حضرات نے غیر ضروری غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے اور محراب و منبر پر مردوں کا غاصبانہ قبضہ، مسلمان خواتین کی اسلامی تعلیم کے حصول اور روحانی تسکین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ان حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود کی جانب سے یہ اقدام مساجد کو مرد مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کا

پہلا قدم ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں مخلوط یعنی مرد وعورت کے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے نہ تو قرآن مجید نے روکا ہے اور نہ ہی احادیث میں اس کی ممانعت ہے (نعوذ باللہ) ڈاکٹر امینہ ودود کے اس مبینہ اعلان اور پھر نماز جمعہ کی امامت نے امریکی مسلمانوں میں خصوصاً اور ساری دنیا کے غیور مسلمانوں میں عموماً اضطراب اور غم وغصہ کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔امریکی مسلم قیادت نے اس پر شدید ردِّعمل کا اظہار بھی کیا ہے۔

اگر ان حرکتوں کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کے خلاف ایسی حرکتیں اور سازشیں اوائل اسلام سے ہی ہوتی رہیں۔اس پروگریسو اسلام یا ماڈرن اسلام کے نام پر یہ حربے پہلے بھی استعمال کیے جا چکے ہیں اور عورتوں کے معاملے میں یہ حربہ اس طرح استعمال کیا جاتا ہے کہ ان کی برین واشنگ کر کے ان کے دماغوں میں یہ خناس ڈال دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ امتیاز (Discrimination) ہو رہا ہے اسلام میں عورتوں کو مردوں سے الگ نماز کا حکم خواتین کے تحفظ، تقدس احترام کی وجہ سے ہے۔نماز میں عورت کی امامت کیوں جائز نہیں؟ اسلام میں عورتوں کو برابر حصہ کیوں نہیں ملتا؟ پروگریسو اسلام کی ان ماڈرن خواتین نے اپنی زندگی میں کبھی پنج گانہ نماز کی پابندی بھی نہیں کی ہوگی مگر امامت کا پورا پورا شوق ہے۔حیران کن بات یہ ہے کہ طالبان کے ہاتھوں گرفتار اور پھر رہا ہونے والی برطانوی صحافی خاتون (Evyonne Ridley) جو کہ کٹر عیسائی تھیں انہوں نے اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں پڑھا اور اس سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔جب کہ وہ خواتین جو پیدائشی مسلمان ہیں وہ مغرب کی تقلید اور خوشنودی میں اتنا آگے گئیں کہ انہیں مسلمان لکھتے ہوئے قلم شرمندگی محسوس کر رہا ہے۔

یہ اسلامیات کی نام نہاد پروفیسر اسلام کی بنیادی معلومات سے بھی عاری معلوم ہوتی ہیں ورنہ ان کو یقیناً معلوم ہوتا کہ مذہب اسلام نے عورت کو انتہائی بلند و بالا رتبہ ومقام عطا کیا ہے چاہے وہ عورت ماں ہو، بہن ہو بیٹی ہو یا بیوی ہو عورت انبیاء اور ماموں کی ماں ہے اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت قرار دی گئی ہے اور بتایا گیا کہ اگر ماں تم سے راضی اور خوش ہے تو سمجھو کہ تمہیں جنت کی ضمانت مل گئی۔اسلام وہ واحد مذہب ہے جس کی تعلیم یہ ہے کہ مرد جو کمائے اس میں عورت کا حصہ ہے مگر عورت کی کمائی یا مال میں مرد کا کوئی حق نہیں۔عورتوں کے ایام مخصوصہ میں اس کو نماز، روزہ، تلاوت جیسی اہم عبادات سے چھوٹ دی گئی ہے۔

اہل مغرب ایسی ذہن دریدہ خواتین کی سرپرستی کرتے ہوئے ذرا نہیں تھکتے اور انہیں امینہ ودود جیسی عورتوں کے معاملے میں Women Rhghts یاد آجاتے ہیں لیکن ان مغرب والوں کو پوری دنیا میں عورتوں پر ہونے والے مظالم دکھائی نہیں دیتے۔حال ہی میں ہندوستان کے اخبار ہندوستان ٹائمز میں National Crime Report bureau(N C R B) کے مطابق ہندوستان میں ۵۹ خواتین روزانہ خودکشی کر لیتی ہیں اور ہر گھنٹے میں دو خواتین زیادتی کا شکار ہوتی ہیں۔جہیز نہ لانے پر ہر روز ایک دلہن کی موت واقع ہوتی ہے یہ دنیا کے ایک بڑے جمہوری ملک

ہندوستان کی بات ہے مغربی میڈیا کو عورتوں پر یہ ظلم دکھائی نہیں دیتا وجہ اس کی یہ ہے کہ نہ تو وہ دلہن مسلمان ہے اور نہ اس کو مارنے والے مسلمان ہیں۔ سنگاپور میں خواتین کن مسائل ومشکلات سے دوچار ہیں اس سے کسی کو کوئی سروکار نہیں دنیا بھر میں سنگل ماؤں کا سب سے زیادہ تناسب امریکہ میں ہے۔ سب سے زیادہ لوطی عورتیں امریکہ میں ہیں۔ ایک سروے کے مطابق نیویارک کی ٹرینوں میں ہونے والی تقریباً اسی فیصد لڑائیاں صرف عورتوں میں ہوئی ہیں مگر ایک مسلمان عورت، ایک مسلمان مرد کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز کیوں نہیں پڑھ سکتی۔ اس کا سب سے زیادہ مروڑ مغربی میڈیا کو ہو رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ اسلام پر حملہ کرنے کے مختلف بہانے تراشتے رہتے ہیں Women Rights بھی ان کے حیلوں میں سے ایک اہم حیلہ ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے بعض اسلامی ممالک بشمول پاکستان میں معاشرتی سطح پر عورت کے ساتھ بے پناہ زیادتی ہوئی ہے۔ جو کہ اب ہمارے کلچر کا حصہ بن گئی ہے۔ امریکی اخلاق باختہ اداکارہ میرل اسٹریپ نے خواتین کی عالمی کانفرنس کے بعد اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر واقع نیویارک میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خواتین سے متعلق قوانین پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ عورت کویت میں ووٹ نہیں دے سکتی، سعودی عرب میں گاڑی نہیں چلا سکتی، برطانیہ میں سب میرین کے طور پر کام نہیں کر سکتی اور اگر پاکستان میں زنا بالجبر کا شکار ہو جائے تو اسے چار بالغ مردوں کی گواہی چاہیے۔ جبکہ امریکی میڈیا مختاراں مائی کو بار بار فوکس کر رہا ہے' حالانکہ خود امریکہ میں اور مغرب میں عورت کی حیثیت سیکنڈ ہینڈ بستر سے زیادہ نہیں' جس پر جو چاہے بیٹھے، جو چاہے اسے استعمال کرے اور جب چاہے اٹھا کر باہر پھینک دے اور اسے اس پر افسوس تک نہ ہو۔ عورتوں کی سب سے زیادہ بے حرمتی امریکہ میں ہوتی ہے۔ ہر منٹ پر کسی نہ کسی عورت کے منہ پر تھپڑ پڑتا ہے۔ سب سے زیادہ ڈپریشن کا شکار مغرب کی عورت ہے۔ مغرب ہی میں عورت ہر قسم کے تحفظ سے عاری ہے۔ ہر عورت یہاں کام کرتی ہے اور پھر گھر آ کر بھی اسے دو کام کرنے ہوتے ہیں ایک گھر اور بچوں کی دیکھ بھال دوسرے شوہر کے ہاتھوں مار کھانا۔ عورت سے مار پیٹ امریکی مرد کا محبوب مشغلہ ہے لیکن بینک اکاؤنٹ مرد اپنے تصرف میں رکھتا ہے۔

جہاں تک ڈاکٹر امینہ ودود کا نماز کی امامت کا معاملہ ہے تو یہ اغیار کے ہاتھوں میں کھیلنے کے علاوہ سستی شہرت حاصل کرنے کا بھونڈا طریقہ ہے۔ افریقن امریکن امام مولانا عبدالباقی نے ٹیلی فون پر مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس آزاد ملک میں امینہ ودود اور ان جیسے دیگر گمراہ لوگ اور بھٹکے ہوئے مسافر جو چاہیں اس کے کرنے کا قانونی حق رکھتے ہیں تاہم ان افراد کے عزائم انتہائی واضح ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی روح کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ ان نادانوں کو دھونس اور دھمکی سے نہیں سمجھایا جا سکتا یہ لوگ قابل رحم ہیں اور ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں' اللہ انہیں ہدایت دے۔ ایسے لوگوں کا میڈیا میں مدلل طریقے سے جواب دینا چاہیے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اسلام سیدھا سادہ اور سچا مذہب ہے جسے سمجھنے کے لیے کسی کا آئن اسٹائن ہونا ضروری نہیں۔ اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے اور قرآن وسنت (حدیث) میں عورت کی امامت کی قطعاً گنجائش نہیں جو اس سے

روگردانی یا انحراف کرے گا یا ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا۔ ڈاکٹر امینہ ودود کا دعویٰ ہے کہ وہ محراب و منبر کو مردوں کے قبضے سے چھڑا کر دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتی ہے۔ اس انداز کا دعویٰ بذات خود خطرہ کا الارم ہے۔ اس سے پہلے مفسدین و منافقین **انما نحن مصلحون** کہہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر امینہ ودود نے اس کام کے لیے جس وقت کا تعین کیا ہے ان کے اس اقدام کا وقت کئی اور ممکنات کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے جس میں مسلمان مخالف قوتوں کا ایجنڈا، دنیا میں مصنوعی طور پر بڑھائی جانے والی خود ساختہ جمہوریت، اور ریفارم موومنٹ کے نام پر مذاہب اور معاشروں کی ترتیب نو، اور مسلم معاشرے میں مردوں کے کنٹرول کو کم کرنے جیسی کوششیں شامل ہیں۔ جو کسی طرح بھی دین متین کی خدمت نہیں بلکہ ایک فتنہ کھڑا کرنے کے انتہائی اقدام کے مترادف ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اوائل اسلام میں خواتین کے مسجد کے تعلق سے اہم کردار کی مثالیں موجود ہیں' تاہم ایسی کوئی مثال جہاں کسی خاتون کو امامت کے لیے کھڑا کر دیا گیا ہو۔ اسلام میں عورت کو ذمہ داری کم اور حقوق زیادہ دیئے گئے ہیں جہاں ذمہ داریوں کا زیادہ بوجھ مرد پر ڈالا گیا' وہیں عورت پر حقوق کی فراوانی کی گئی۔ ایسے میں ان نام نہاد ترقی یافتہ یا تعلیم یافتہ خواتین کی جانب سے حقوق کے نام پر ذمہ داریوں کا دعویدار ہونا بذاتِ خود مسلم علماء، دانش ور، اسکالرز اور فقہاء کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ ہمیں مغرب کے میڈیا اور ڈاکٹر امینہ ودود اور اسی قماش کے دوسرے افراد سے نمٹنے کا طریقہ آنا چاہیے۔ ان سے گفتگو کرتے ہوئے ہمیں اپنا انداز Pro Active رکھنا چاہیے اور کبھی بھی Re Active نہیں ہونا چاہیے او راس قسم کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے ہماری گفتگو Logical یا Defensive نہیں ہونی چاہیے۔ چلتے چلتے آخر میں اپنے قارئین کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ عورت کی امامت اور مسجد میں مردوں کے شانہ بشانہ عورتوں کی نماز کی تحریک کی اصل محرکہ اور روح رواں مارگن ٹاؤن ویسٹ ورجینیا کی ایک نام نہاد مسلمان اسریٰ نعمانی ہے۔ چار سال قبل اسریٰ نعمانی نے عورت کی امامت کے فتنے کی بنیاد اس طرح رکھی کہ وہ اپنی چند ہم خیال عورتوں کو لے کر مارگن ٹا۔ن ویسٹ ورجینیا کی مسجد میں گھس گئی اور ان عورتوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ مسجد کی انتظامیہ نے انہیں مردوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ لیکن مردوں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ اسریٰ نعمانی یہ معاملہ عدالت تک لے گئی، عدالت نے اسریٰ نعمانی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس عدالتی فیصلہ کے بعد سے اسریٰ نعمانی اور اس کے ساتھیوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ اعلان کر دیتے ہیں کہ وہ فلاں دن فلاں مسجد میں مخلوط نماز پڑھیں گے۔ پھر اس دن وہ اسی مسجد میں گھس جاتے ہیں باہر پولیس ان کے تحفظ کے لیے موجود ہوتی ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی پڑپوتی ہونے کا جھوٹا دعویٰ * کرنے والی اسریٰ نعمانی کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی لیکن ابھی وہ پانچ چھے سال کی ہی تھی کہ اس کے والدین اس کو لے کر امریکہ آ گئے۔ اسی اسریٰ نعمانی کے ساتھ ایسے ایسے واقعات و حقائق منسوب ہیں کہ جن کو بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے لیکن وہ پوشیدہ نہیں ہیں۔ امریکی میڈیا میں سب کچھ موجود ہے۔

---

* کراچی سے مولانا شبلی نعمانیؒ کی ایک عزیزہ نے سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ اسریٰ نعمانی کا مولانا شبلی نعمانی کے خاندان سے کوئی رشتہ نہیں۔

احادیث کی کتب میں ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ مذکور ہے آپ ایک انصاری صحابیہ ہیں خیر القرون ہے اور ہر طرف نیکی کا دور دورہ ہے۔ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا‘ حضورا کرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا دل چاہتا ہے کہ میں مسجد نبوی میں آ کر نماز ادا کروں۔حضورا کرم ﷺ کی امامت میں میری نماز ادا ہو۔لیکن رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’صلوٰتک فی داری خیر من صلوٰتک فی مسجدی ھٰذا ‘‘(تیرا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے)، پھر فرمایا۔

’’وصلوٰتکِ فی بیتک خیر من صلوٰتک فی دارک ‘‘(اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر گھر کے دالان میں نماز پڑھنا ہے) پھر فرمایا:

’’وصلوٰتک فی مِخْدَعِکِ خیرمن صلوٰتک فی بیتک ‘‘(اور گھر میں بھی اندر کی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا افضل ہے گھر کے دالان میں نماز میں پڑھنے سے)

مجھے امینہ ودود کی نماز جمعہ کی امامت اور جماعت میں شریک خواتین وحضرات کے سترہ فوٹو موصول ہوئے ہیں۔ کس طرح جوان خواتین وحضرات ایک دوسرے کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر امینہ ودود کا خطبہ سن رہے ہیں۔اور کس طرح ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا کر اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر نماز پڑھ رہے ہیں اور کس طرح نماز کے بعد دعا مانگ رہے ہیں۔

ابھی نیویارک میں امینہ ودود کی امامت کی بازگشت جاری تھی کہ اطلاع آئی کہ ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء کو کنیڈا میں سلیمہ علاؤالدین نامی خاتون نے نماز جمعہ کی مخلوط جماعت کی امامت کی ہے جس میں دوسو کے قریب خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ ہندوستان میں مالا بار کے علاقے میں مسلم خواتین اپنی علیحدہ مسجد ’’مسجد النساء‘‘ بنانے کے متعلق سوچ بچار کر رہی ہیں جبکہ ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں پچھلے دنوں مسلم خواتین کی مسجد کا افتتاح ہو چکا ہے جس میں مؤذن اور امام کے طور پر خواتین کا تقرر کیا جا چکا ہے اس مسجد کا افتتاح متنازع مصری ادیبہ نول السعادی نے کیا ہے‘ جس پر قاہرہ کی ایک عدالت میں اسلام سے برگشتگی اور ارتداد کا مقدمہ چل رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلم امہ کو ان نسوانی فتن سے محفوظ رکھے (آمین)۔ نیویارک کے باسی پاکستان کے معروف شاعر خالد بن عرفان کا قطعہ بھی پڑھ لیجئے وہ عورت کی امامت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

عورت کی قیادت بھی راس آئی نہیں ہم کو　　　عورت نے بہت کی ہے مردوں کی حجامت تک
مردوں کو ملا کیا ہے؟ مردوں کو ملے کیا کیا؟　　　عورت کی حکومت سے عورت کی امامت تک